سانحۂ بادامی باغ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدمہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت ایسی غیر معمولی کشش رکھتی ہے کہ بے تعصب غیر مسلم بھی آپ سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ سکھ شاعر کنور مہندر سنگھ بیدی سحر نے کہا:

عشق ہو جائے کسی سے کوئی چارہ تو نہیں
صرف مسلم کا محمد پہ اجارہ تو نہیں

غیر مسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے محض جذباتی قسم کی محبت رکھ سکتے ہیں۔ مگر مسلمانوں کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محض ایک محبوب ہی نہیں، بلکہ واجب الاطاعت ہادی بھی ہیں۔ قرآن مجید میں ہے:

> ''ہم نے رسولوں کو اسی لیے بھیجا ہے کہ اللہ کے حکم سے ان کی اطاعت کی جائے۔'' (النساء ۴: ۶۴)
>
> ''اے ایمان والو، اللہ کی اطاعت کرو، اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اور اپنے اعمال کو رائیگاں نہ کرو۔''
> (محمد ۴۷: ۳۳)

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

لیکن یہ بادامی باغ کے مسلمانوں نے کیا کیا؟ بے گناہ مسیحی بھائیوں پر ایسا ظلم کر ڈالا۔ پوری جوزف کالونی پر حملہ کر دیا۔ ان کے سینکڑوں گھروں کو آگ لگا دی۔ وہ بے چارے جان بچانے کے لیے اپنے گھر بار چھوڑنے پر مجبور ہو گئے اور اس میں ان شریف شہریوں کا جرم بھی کم نہیں، جنھوں نے یہ ظلم ہونے دیا اور ظالموں کا ہاتھ نہیں روکا، جبکہ اس وقت مبینہ طور پر توہین رسالت کا مرتکب ساون مسیح پولیس کی حراست میں تھا۔ ان موروثی مسلمانوں نے رسول کے نام پر رسول ہی کی نافرمانی کر ڈالی اور نافرمانی بھی ایسی جو سرکشی پر مبنی ہے۔ انھوں نے زمین پر وہ فساد برپا کیا جس کا اندیشہ تخلیق آدم کے وقت اللہ تعالیٰ کے سامنے فرشتوں نے ظاہر کیا تھا۔ اور یہ وہ فساد ہے جس کی سورۂ مائدہ (۵) میں انتہائی سخت سزا بیان کی گئی ہے:

> ''ان لوگوں کی سزا، جو اللہ اور رسول سے بغاوت کرتے ہیں اور ملک میں فساد برپا کرنے میں سرگرم ہیں، بس یہ ہے کہ تقتیل (عبرت ناک طور پر قتل) کر دیے جائیں یا سولی پر لٹکا دیے جائیں یا ان کے ہاتھ پاؤں بے ترتیب کاٹ دیے جائیں یا ملک سے باہر نکال دیے جائیں۔'' (آیت: ۳۳)

بادامی باغ میں فساد برپا کرنے والوں کو شاید یہ معلوم نہیں کہ اسلام کے قریب ترین مذہب مسیحیت ہے۔ ابتداے اسلام کے وقت جب مکہ میں مشرکین کے مظالم حد سے بڑھنے لگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو

حبشہ کی جانب ہجرت کرنے کی ہدایت فرمائی جہاں ایک عیسائی بادشاہ (نجاشی) کی حکومت تھی۔اور جس نے صحیح معنوں میں ان مظلوم مسلمانوں کی مدد بھی کی۔اس لحاظ سے مسیحی ہمارے محسن ہوئے۔اسی طرح جب عرب سے متصل رومی مقبوضات اردن، شام اور فلسطین پر ایرانی مجوسیوں کی فتح ہوئی تو عرب کے مسلمان اس پر بہت غمگین ہوئے اور مشرکین خوش۔اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۂ روم میں پیشین گوئی فرمائی کہ عیسائی رومیوں کو پھر فتح نصیب ہوگی جس سے مسلمانوں کو حوصلہ ملا۔اسلام نے مسلمانوں کو مسیحی خواتین کے ساتھ شادی کرنے کی اجازت دی۔ایک زاویے سے سوچیں تو مسلمان اور عیسائی، دونوں حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کی اولاد ہونے کے باعث آپس میں کزن ہیں۔

بادامی باغ میں فساد برپا کرنے والوں کو یہ اندازہ نہیں کہ انھوں نے رسول کے نام پر یہ جرم کر کے دنیا میں اسلام اور رسول کا تاثر کس قدر خراب کیا ہے۔ایک پہلو سے دیکھیں تو ان کی یہ حرکت خود گستاخی رسالت کے ذیل میں آتی ہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

یہ سادہ سی بات ہے کہ پاکستان مسلمانوں کی ریاست ہے۔مسلمانوں کا حکمران موجود ہے۔سورۂ نساء (۴) میں ہے:

''ایمان والو، اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اور ان لوگوں کی جو تم میں سے حکمران ہوں۔''

(آیت:۵۹)

ریاست نے توہین رسالت کا ایک قانون بنا رکھا ہے ـــــ اگرچہ قرآن و حدیث سے اس قانون کے اخذ و استنباط پر اہل علم میں مختلف آرا موجود ہیں ـــــ لہٰذا اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ کسی نے توہین رسالت کی ہے تو وہ متعلقہ ریاستی ادارے کے پاس جائے اور ملزم کے خلاف مقدمہ کرے۔پھر عدالت عدل و انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے فیصلہ کرے گی کہ توہین رسالت ہوئی ہے یا نہیں۔اور اگر جرم ثابت ہو جاتا ہے تو پھر متعلقہ ادارے اس سزا کا نفاذ کریں گے۔جس طرح کوئی عام شہری کسی چور کو پکڑ کر اس کے ہاتھ نہیں کاٹ سکتا، اگرچہ قرآن میں چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم موجود ہے ایسے ہی کسی عام شخص کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی گستاخ رسول کو خود سزا دے۔کسی جرم کی سزا خود دینا اقتدار کی اطاعت سے نکلنا ہے۔ہم کسی جنگل میں نہیں رہتے۔اللہ کا شکر ہے کہ ہمارا ایک نظم اجتماعی، ایک اقتدار اعلیٰ، قوانین کا مجموعہ موجود ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

''جو شخص ایک بالشت کے برابر بھی اقتدار کی اطاعت سے نکلا، اور اسی حالت میں مر گیا، اس کی موت جاہلیت پر ہوئی۔'' (بخاری، کتاب الفتن)

یہاں یہ بات ذہن میں رہے کہ جاہلیت قبل از اسلام کے دور کو کہا جاتا ہے۔ سوچنے والوں کو غور کرنا چاہیے کہ کہیں یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مجرموں کو اسلام سے خارج تو قرار نہیں دے دیا؟

اور معاملہ یہیں ختم نہیں ہوتا۔ یہ بات پیش نظر رہے کہ کسی مسلم ریاست میں غیر مسلم شہریوں کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک ذمی اور دوسرے معاہد۔ ذمی کسی جنگ کے نتیجے میں اور معاہدین جنگ کے بغیر کسی معاہدے کی رو سے مسلم ریاست کے شہری بنتے ہیں۔ مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکمران کی حیثیت بھی حاصل ہو چکی تھی۔ آپ نے میثاق مدینہ میں وہاں کے یہودیوں کے ساتھ معاہدہ کیا۔ ابن ہشام کی ''سیرت النبی'' میں ہے:

''بنی عوف کے یہود اس دستور (میثاق مدینہ) کے مطابق مسلمانوں ہی کی طرح ایک مستقل گروہ تسلیم کیے جاتے ہیں۔ رہا دین کا معاملہ تو یہودی اپنے دین پر رہیں گے اور مسلمان اور ان کے موالی، سب اپنے دین پر۔'' (۱۰۷/۲)

پاکستان کے غیر مسلم شہری معاہدین کے ذیل میں آتے ہیں۔ قائد اعظم نے ۱۱ اگست ۱۹۴۷ کو پاکستان کے گورنر جنرل کی حیثیت سے ایک پریس کانفرنس میں تمام پاکستانی اقلیتوں سے ان کی زندگی، جائداد، مذہب اور کلچر کے تحفظ کا عہد کیا۔ انھیں کسی امتیاز کے بغیر ملک کا شہری قرار دیا۔ اور اب بادامی باغ میں فساد برپا کرنے والے دل تھام کر اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ فرامین پڑھ لیں:

''خبردار، جو شخص کسی معاہد پر ظلم کرے گا یا اس کے حقوق میں کمی کرے گا یا اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ اس پر ڈالے گا یا اس کی رضامندی کے بغیر کوئی چیز اس سے لے گا، اس کے خلاف قیامت کے دن میں خود استغاثہ دائر کروں گا۔'' (ابوداؤد، کتاب الجہاد)

''جو کسی معاہد کو قتل کرے گا، اسے جنت کی بو تک نصیب نہ ہوگی، حالاں کہ اس کی بو چالیس برس کی مسافت سے بھی محسوس ہوتی ہے۔'' (بخاری، کتاب الدیات)

آہ! کس قدر بدقسمت ہے وہ شخص جو خود کو مسلمان سمجھتا ہو، مگر قیامت کے روز اس کے خلاف رسول کا مقدمہ دائر ہو۔

—— محمد بلال

خواتین کا عالمی دن

مغرب میں عورتوں کے مسائل ہماری خواتین سے یکسر مختلف ہیں۔